بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

خطبہ نمبر ۳۶

فون نمبر ۴۶

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم چہارشنبہ

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۳/۱۸	۱۶ تبوک ۱۳۴۳ ہش ۹ جمادی الاول ۱۳۸۴ھ ۱۶ ستمبر ۱۹۶۴ء	نمبر ۲۱۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

-- محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب --

ربوہ ۱۵ ستمبر وقت ۸ بجے صبح

کل اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور کی طبیعت بہتر رہی۔ اس وقت بھی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ کل حضور نے جماعت احمدیہ سیالکوٹ کے ۱۳۰ احباب کو جو مکرم بابو قاسم دین صاحب امیر جماعت کے ہمراہ آئے تھے شرف زیارت بخشا۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۵ ستمبر۔ حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کی طبیعت چند روز سے ناساز ہے۔ کمزوری زیادہ ہو رہی ہے۔ اس حالت میں بھی عموماً رات گئے تک تاریخ احمدیت کے مسودہ پر نظر ثانی کرتے رہتے ہیں۔ جس کی وجہ سے بعض اوقات ضعف بڑھ جاتا ہے۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ حضرت حافظ صاحب محترم کی صحت و سلامتی کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

ربوہ ۱۵ ستمبر۔ مکرم منشی فتح دین صاحب سپرنٹنڈنٹ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ۴ ستمبر سے بعارضہ جگر بیمار ہیں۔ اور لائلپور سول ہسپتال میں لغرض علاج داخل ہیں۔ آج ان کا اپریشن ہو رہا ہے۔ احباب اپریشن کی کامیابی اور شفائے کامل و عاجل کے لئے دعا کریں۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ترقی کی ایک ہی راہ ہے کہ اپنے آپ کو قرآن کی تعلیم کے مطابق بنائیں اور دعائیں لگ جائیں

اللہ تعالیٰ اس آخری زمانہ میں بھی دعا ہی کے ذریعہ سے اسلام کو غلبہ اور تسلط عطا کرے گا

"ہمارے زمانہ میں جو سوال پیش ہوا کہ کیا وجوہات ہیں جن سے اسلام کو زوال آیا اور پھر وہ کیا ذریعے ہیں۔ جن سے اس کی ترقی کی راہ نکل سکتی ہے۔ اس کے مختلف قسم کے لوگوں نے اپنے اپنے خیال کے مطابق جواب دیئے ہیں مگر سچا جواب یہی ہے کہ قرآن کو ترک کرنے سے تنزل آیا اور اسی کی تعلیم کے مطابق عمل کرنے سے ہی اس کی حالت سنور جاوے گی موجودہ زمانہ میں جو ان کو اپنے خونی مہدی اور مسیح کی آمد کی امید اور شوق ہے کہ وہ آتے ہی ان کو سلطنت دے دے گا اور کفار تباہ ہوں گے۔ یہ ان کے خام خیال اور وسوسے ہیں۔ ہمارا اعتقاد ہے کہ خدا نے جس طرح ابتدا میں دعا کے ذریعہ سے شیطان کو آدم کے زیر کیا تھا۔ اسی طرح اب آخری زمانہ میں بھی دعا ہی کے ذریعہ سے غلبہ اور تسلط عطا کرے گا نہ تلوار سے ... ان کی ترقی کی وہی سچی راہ ہے کہ اپنے آپ کو قرآن کی تعلیم کے مطابق بناویں اور دعا میں لگ جاویں۔ ان کو اب اگر مدد آوے گی تو آسمانی تلوار سے اور آسمانی حربہ سے نہ اپنی کوششوں سے اور دعا ہی سے ان کی فتح ہے نہ قوت بازو سے۔ یہ اس لئے ہے کہ جس طرح ابتدا تھی انتہا بھی اسی طرح ہو۔ آدم اول کو فتح دعا ہی سے ہوئی تھی۔ ربنا ظلمنا انفسنا ... الخ اور آدم ثانی کو بھی جو آخری زمانہ میں شیطان سے آخری جنگ کرنا ہے اسی طرح دعا ہی کے ذریعہ فتح ہوگی۔" (ملفوظات جلد پنجم ص ۲۵۶ و ص ۲۵۷)

روس کی سائنس کانفرنس میں ڈاکٹر عبدالسلام کی نمایاں کامیابی

انتہائی کامیاب تقریر پر یورپ کے نامور سائنسدانوں کی طرف سے خراج تحسین

گزشتہ ماہ یعنی اگست ۱۹۶۴ء کے دوسرے ہفتہ میں روس کے دارالحکومت ماسکو سے ۸۰ میل دور Dubna کے مقام پر وسیع پیمانہ پر ایک سائنس کانفرنس منعقد ہوئی تھی جس میں دنیا کے نامور سائنسدان شریک ہوئے تھے۔ یہ مقام دنیا میں ایٹمی طاقت کا تیسرا بڑا مرکز شمار ہوتا ہے۔ اس کانفرنس میں سیکرٹری کے فرائض پاکستان کے مشہور عالم سائنسدان محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام نے ادا کئے۔ مورخہ ۱۱ اگست ۱۹۶۴ء کو سہ پہر کے وقت محترم ڈاکٹر صاحب موصوف نے ایک اہم سائنسی موضوع پر کانفرنس سے خطاب فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آپ کی یہ تقریر بہت کامیاب رہی کانفرنس میں شریک نامور سائنسدانوں نے خاص پسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے نہایت زوردار الفاظ میں آپ کو خراج تحسین پیش کیا۔ علی الخصوص ایک جرمن سائنسدان نے تو ایک نجی گفتگو میں یہاں تک کہا کہ یہ تقریر اس پایہ کی ہے کہ اس پر ڈاکٹر سلام کو نوبل پرائز مل سکتا ہے۔

سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک روحانی فرزند کو یہ عظیم الشان کامیابی عطا فرمائی۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے ایٹم برائے امن کے سلسلہ میں انسانیت کی نہایت گراں قدر خدمات سرانجام دی ہیں۔ اور حقیقت یہی ہے کہ آپ نے اس میدان میں دنیائے انسانیت کی فلاح و بہبود کی خاطر اپنی جان لڑا رکھی ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ محترم ڈاکٹر صاحب موصوف کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو اور اعلیٰ سے اعلیٰ ترقیات سے نوازتا چلا جائے اور سائنس کے میدان میں انسانیت کی بے مثال خدمت بجا لانے کی توفیق عطا کرے اس تعلق میں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ آئندہ دو تین ماہ میں نوبل پرائز کا بھی فیصلہ ہونے والا ہے۔ احباب ان ایام میں محترم ڈاکٹر صاحب موصوف کو خاص طور پر اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

محترمہ بیگم صاحبہ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب کی علالت اور خاص دعا کی تحریک

لاہور ۱۵ ستمبر (بذریعہ فون) محترمہ بیگم صاحبہ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب آج کل بعارضہ قلب بہت بیمار ہیں۔ اور میو ہسپتال لاہور میں بغرض علاج داخل ہیں۔ بذریعہ فون اطلاع موصول ہوئی ہے کہ آج صبح ۶ بجے پھر دل کا شدید حملہ ہوا ہے۔ حالت بہت تشویشناک ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے محترمہ بیگم صاحبہ موصوفہ کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

خطبہ جمعہ

خدا تعالیٰ کی صفات کو بار بار دہرانے سے اس کی محبت پیدا ہوتی ہے

خدا تعالیٰ کی صفات کو نظر انداز کر کے غیر طبعی طور پر محبتِ الٰہی پیدا کرنے کی کوشش کرنا حماقت ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۰ ۔ اپریل سنہ ۱۹۵۱ء ۔ بمقام ربوہ

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

دنیا میں ہمیں محبت پیدا کرنے یا محبت پیدا ہونے کے تین ذرائع معلوم ہوتے ہیں۔ اور وہ تین ذرائع حسن۔ احسان اور صحبت ہیں۔ یعنی محبت یا تو حسن سے پیدا ہوتی ہے یا احسان سے پیدا ہوتی ہے اور یا صحبت سے پیدا ہوتی ہے۔ صحبت میں علاقہ یعنی تعلق بھی شامل ہوتا ہے۔ صحبت دو قسم کی ہوتی ہے۔ عقلی اور عملی۔ عقلی صحبت علاقہ کی شکل میں ظاہر ہوتی ہے اور عملی صحبت پاس رہنے سے ظاہر ہوتی ہے۔ میں نے ان ذرائع میں سے احسان کو پہلے لیا تھا کہ وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ ہم محبتِ الٰہی کس طرح پیدا کریں انہیں دیکھنا چاہیئے کہ دنیا میں کس طرح محبت پیدا ہوتی ہے۔ اگر تمام دنیا میں

احسان کے ذریعہ محبت

پیدا ہوتی ہے تو پھر اس سے خدا تعالیٰ کو کیوں مستثنیٰ کیا جائے۔ جیسے احسان کے ذریعہ دنیا میں دوسرے لوگوں کی آپس میں محبت ہوتی ہے ویسے ہی خدا تعالیٰ کی محبت بھی پیدا کی جا سکتی ہے۔ اگر کوئی روک ہوگی تو صرف یہ کہ تمہیں معلوم نہیں ہوگا کہ خدا تعالیٰ نے تم پر کیا احسان کیا ہے۔ اگر واقعہ میں تمہیں یہ یقین ہو جائے کہ خدا تعالیٰ تمہارا محسن ہے تمہیں یہ نکتہ سمجھ آ جائے کہ سب سے بڑا محسن تمہارا خدا تعالیٰ ہے۔ تو لازماً محبت الٰہی خود بخود پیدا ہو جائے گی۔ ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ انسان اپنے اندر یہ یقین پیدا کر لے کہ خدا تعالیٰ اس کا سب سے بڑا محسن ہے۔ وہ اس کے احسانات کو گنے ان پر غور کرے۔ سوچے اور انہیں دل میں جمانے کی کوشش کرے جیسا کہ میں نے بتایا

ہے شریعت نے اس کے لئے

ایک آسان گُر

مقرر کر دیا ہے اور وہ یہ ہے کہ جب کوئی کام کرو کھانا کھاؤ پانی پیؤ یا کوئی اور کام کرو اس سے پہلے بسم اللہ پڑھ لیا کرو۔ اور بسم اللہ پڑھنے کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ سب نعمتیں خدا تعالیٰ نے ہی دی ہیں۔ پھر جب وہ کام ختم کرو تو الحمد للہ کہو۔ اگر اس نکتہ کو مسلمان سمجھتے۔ اور اگر ایک مسلمان بچپن میں ہی ان باتوں کا عادی ہو جاتا تو یقیناً کچھ عرصہ کے بعد یہ باتیں راسخ ہوتی ہوتی اس کے اندر گڑھ جاتیں اور یہ سوال پیدا ہی نہ ہوتا کہ خدا تعالیٰ کی محبت کس طرح پیدا کی جائے۔ خدا تعالیٰ کے ہم پر احسان ہیں یا نہیں۔ اسکے احسان تو بچوں کے دلوں میں بھی گڑھ جاتے ہیں۔ میں نے بچوں اور جوانوں سے اس بارے میں سوالات کئے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ واقعہ میں اس بارہ میں غفلت برتی جارہی تھی یا غفلت برتی جارہی ہے۔ اکثر نے مجھ سے کہا ہے کہ ہمیں اس مسئلہ کا علم تو ہے لیکن ہم اسے اکثر بھول جاتے ہیں اس کی وجہ یہی ہے کہ ماں باپ نے یہ بات ان کے ذہن نشین نہیں کرائی۔ انہوں نے سمجھ لیا ہے کہ یہ معمولی بات ہے۔ اگر کہہ لیا تو خیر ورنہ اس کے نہ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ لیکن

حقیقت یہ ہے

کہ محبت الٰہی اسی ذریعہ سے پیدا ہوتی ہے اگر محبت الٰہی کوئی اہم نکتہ ہے تو یہ چھوٹی چھوٹی باتیں بھی نہایت اہم ہیں کیونکہ انہی سے محبتِ الٰہی پیدا ہوتی ہے۔

پس نوجوان خود بھی ان باتوں کی اپنے اندر عادت پیدا کریں۔ اور پھر بچوں کے اندر ان باتوں کی عادت پیدا کریں۔ پھر استاد شاگردوں کے اندر اس کی عادت پیدا کریں۔ سپرنٹنڈنٹوں کو چاہیئے کہ وہ بورڈنگوں کے طلباء کے درمیان یہ عادت پیدا کریں۔ مجلس کو مجلس کے ممبران کے اندر اور دوست کو اپنے دوستوں میں ان باتوں کی عادت پیدا کرنی چاہیئے۔ ایک دوسرے کے تعاون اور مدد سے یہ خیال پکا ہو جائے گا اور ان باتوں کی عادت پیدا ہو جائے گی اور عادت کے نتیجہ میں قلوب میں محبت پیدا ہو جاتی ہے۔

دوسری چیز

جس سے محبت پیدا ہوتی ہے وہ حسن ہے درحقیقت اگر ہم محبت کا تجزیہ کریں تو اسکے صرف یہ معنے ہوتے ہیں کہ ایک چیز دوسری چیز کو اپنانا چاہتی ہے اور یہ جذبہ ہی اصل میں محبت کہلاتا ہے۔ جب کوئی شخص یہ سمجھتا ہے کہ یہ چیز میری ہے۔ یا وہ یہ سمجھے کہ میں فلاں کا ہوں تو اسی کا نام محبت ہوتا ہے۔ اور یہ جذبہ کہ فلاں چیز میری ہو جائے ہمیشہ حسن سے پیدا ہوتا ہے خدا تعالیٰ کے لئے بھی یہی چیز استعمال ہو سکتی ہے۔ نئے نکتے بنانے اور نئے گر بنانے کی کیا ضرورت ہے۔ ہم بازار میں جاتے ہیں۔ کسی دکان پر ہمیں ایک نئی اور عمدہ جوتی نظر آتی ہے۔ اسے دیکھ کر ہمیں یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ میں یہ جوتی لے لوں۔ عورتیں بازار میں سے گزرتی ہیں۔ اور دکانوں پر کپڑے دیکھتی ہیں تو خیال کرتی ہیں کہ اگر پیسے ہوں تو فلاں کپڑا خرید لیں۔ سنگار کی کوئی چیز دیکھتی ہیں یا فرنیچر اچھا دیکھتی ہیں تو خیال کرتی ہیں کہ کاش یہ چیزیں ان کی ہو جائیں۔ ایک جاندار چیز کے لئے جس چیز کو ہم "محبت" کہتے ہیں بے جان کے لئے ہم اسی کے لئے "پسند" کا لفظ بولتے ہیں ایک عورت اپنے بچہ سے محبت کرتی ہے یا اسے کسی جوتے کی وضع پسند ہوتی ہے تو وہ کہتی ہے یہ جوتا خرید لوں۔ اسے کوئی زیور پسند ہے تو اسے لینے کی وہ خواہش کرتی ہے۔ دکان پر کمخواب دیکھتی ہے تو اسے خریدنے کو اس کا جی چاہتا ہے۔ گویا

لفظ پسند اور محبّت

ایک ہی چیز ہے لیکن ہمارے ملک میں عام طور پر "پسند" کا لفظ بے جان چیزوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اور محبت کا لفظ جاندار چیزوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اب پسند کا طریق یہی ہے کہ کوئی اچھی چیز نظر آتی ہے تو جی چاہتا ہے کہ اسے حاصل کیا جائے۔ اگر وہ چیز اس کی طاقت کے مطابق ہے۔ تو وہ اسے خرید لیتا ہے اور اگر وہ اسکی طاقت سے بالا ہوتی ہے تو وہ اسے پسند تو کر لیتا ہے لیکن اس کے حصول کی خواہش دل سے نکال دیتا ہے مثلاً ایک شخص بازار جاتا ہے اور دکان پر کوئی کپڑا دیکھ کر اس کا بھاؤ پوچھتا ہے اور دکاندار اسے بتاتا ہے کہ یہ کپڑا دس روپے یا بارہ روپے فی گز ہے۔ وہ سوچتا ہے کہ میں تو ایک غریب شخص ہوں ایک دو روپے فی گز ہوتا تو میں خرید بھی لیتا لیکن اب اب تو یہ میری طاقت سے باہر ہے اس لئے وہ اس کے خریدنے کا خیال دل سے نکال دیتا ہے لیکن بہرحال اسے پسند کر لیتا ہے گویا جہاں

کوئی اچھی چیز

نظر آئے گی انسان اسے پسند کرے گا لیکن دل کو یہ کہے گا کہ اس کے خریدنے

کمال ادا دہ نہ کرنا اور آہستہ آہستہ وہ دل سے اس کے خریدنے کا خیال نکال دے گا۔ بہرحال وہ یہ تو کہہ سکتا ہے کہ یہ قیمت میری طاقت سے بالا ہے لیکن یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ چیز پسندیدہ بھی نہ ہو۔ وہ چیز اچھی تو بہرحال ہے بازار میں بے موسم پھل آتے ہیں۔ اور وہ روپیہ دو روپیہ فی سیر ہوتے ہیں۔ اس بھاؤ پر غرباء اسے خرید کر نہیں کھا سکتے اس لئے کہ وہ ان کی طاقت سے بالا ہیں مگر بہرحال وہ انہیں پسند ہوتے ہیں۔ وہ پسند ضرور کر لیتے ہیں۔ آگے انسانوں میں بھی یہی حالات ہیں انسانوں میں حسن صورت کے ساتھ ساتھ حسن سیرت بھی لگا رہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے ملک میں محبت کا لفظ بدل دیا گیا ہے۔ گو عربی میں یہ دونوں جگہ پر استعمال ہوتا ہے۔ کپڑے پر بھی محبت کا لفظ بولا جائے گا۔ زیور پر بھی محبت کا لفظ بولا جائے گا لیکن ہمارے ملک میں یہ امتیاز پیدا کر دیا گیا ہے کہ محبت جاندار چیزوں کے لئے ہوتی ہے اور پسند کا لفظ غیر جاندار چیزوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

جو چیز بھی حسین ہوگی

اس سے انسان کو محبت پیدا ہو جائے گی۔ حسن دیکھنے کے علاوہ سننے سے بھی انسان کے اندر اثر کرتا ہے۔ مثلاً پہاڑ ہے۔ بعض پہاڑوں کو تو ہم دیکھ کر پسند کرتے ہیں لیکن بعض پہاڑوں کے متعلق کتابوں میں پڑھتے ہیں کہ وہاں فلاں فلاں نظارے ہیں۔ عمدہ چشمے ہیں اور فلاں فلاں قسم کے پھل ہیں اور اس طرح ہم انہیں پسند کرنے لگ جاتے ہیں۔ کشمیر کو ہزاروں نے دیکھا ہے لیکن لاکھوں نے صرف کتابوں میں پڑھا ہے یا دوسروں کی زبانی سنا ہے کہ کشمیر بڑی اچھی جگہ ہے اس لئے ان کا اسے دیکھنے کو جی چاہتا ہے۔ غرض عشق آنکھوں سے بھی پیدا ہوتا ہے اور کانوں سے بھی پیدا ہوتا ہے۔ پھر عشق جسم کی آنکھ سے بھی پیدا ہوتا ہے۔ عشق جسم کے کان سے بھی پیدا ہوتا ہے اور دل کے کان سے بھی پیدا ہوتا ہے۔ اب خدا تعالیٰ کی ذات ایسی ہے جو وراء الورٰی ہے اس لئے اس کی محبت اسے ظاہری آنکھ سے دیکھ کر پیدا نہیں ہوتی۔ تم دنیا میں بعض موٹی موٹی چیزیں بھی آنکھ سے نہیں دیکھ سکتے۔ تم بجلی کو ظاہری آنکھ سے نہیں دیکھ سکتے۔ پھر وہ قوتیں جو مادہ کے پیچھے کام کر رہی ہیں۔ مثلاً بجلی کی طاقت۔ انہیں بھی تم ظاہری آنکھ سے نہیں دیکھ سکتے۔ ان چیزوں کو ان کی تاثیر سے معلوم کیا جاتا ہے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ کی ہستی وراء الورٰی ہے اور ظاہری آنکھ سے وہ پوشیدہ ہے۔ اسے دل کی آنکھ سے دیکھا جائے گا۔ اور اس کی آواز کو دل کے کان سے سنا جائے گا۔ شریعت نے اس کے لئے یہ طریق بیان کیا ہے کہ خدا تعالیٰ کے حسن کو الفاظ میں بیان کیا جائے۔ اسے بار بار دہرایا جائے اور آنکھوں کے سامنے اس کی تصویر لائی جائے تا انسان مجبور ہو جائے کہ اس سے پیار کرے اور اس کا نام قرآن کریم میں ذکر الٰہی رکھا گیا ہے جیسے فرمایا

فاذکروا اللّٰہ کذکرکم اٰباءکم

تم خدا تعالیٰ کو اس طرح یاد کرو جیسے تم اپنے باپ دادوں کو یاد کرتے ہو۔ جیسے ایک چھوٹا بچہ کہتا ہے کہ میں نے اماں کے پاس جانا ہے اسی طرح تم بار بار خدا تعالیٰ کا ذکر کرو تاکہ وہ تمہیں یاد ہو جائے۔ خدا تعالیٰ وراء الورٰی ہستی ہے۔ اس کا حسن براہ راست انسان کے سامنے نہیں آتا بلکہ اس کا حسن انسان کے سامنے کئی واسطوں سے آتا ہے اگر اس کے حسن کو الفاظ میں بیان کیا جائے اور پھر ہم اس پر غور کریں اور سوچیں تو آہستہ آہستہ وہ نقش فی الحجر کی طرح ہو جائے گا۔ اور معنوی طور پر اس کی شکل ہمارے سامنے آ جائے گی۔ خدا تعالیٰ کے جو ۹۹ نام بتائے جاتے ہیں وہ دراصل یہی چیز ہے۔

خدا تعالیٰ کے صرف ۹۹ نام

نہیں بلکہ اسماء کے نام ۹۹ ہزار میں بھی ختم نہیں ہوتے۔ عدد محض تقریبی ہے۔ یہ کوئی شرعی مسئلہ نہیں۔ صوفیاء یا گزشتہ انبیاءؑ نے ذہن نشین کرنے کے لئے یہ اصطلاح وضع کر دی کیونکہ ان ناموں کا ذکر یہودیوں کی کتابوں میں بھی آتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے اگر موٹے موٹے نام بھی گنے جائیں تو وہ بھی ۹۹ سے بڑھ جاتے ہیں۔ پھر نام در نام آ جاتے ہیں۔ پھر ان کی تشریح آ جاتی ہے اور اس طرح یہ نام کئی ہزار کیا کئی لاکھ تک جا پہنچتے ہیں ہم لفظ رب بولتے ہیں تو اس کا ہم پر کوئی خاص اثر نہیں ہوتا۔ اس لئے کہ یہ لفظ ہماری زبان کا نہیں خدا تعالیٰ نے انسانی دماغ اس طرح کا بنایا ہے کہ جس چیز کو انسان بچپن میں سمجھ لے وہ چیز فوراً اس کے ذہن میں آتی ہے باقی چیزیں براہ راست ذہن میں نہیں آتیں۔ دماغ ان کا ترجمہ کرتا ہے۔ پھر وہ ترجمہ ہمارے ذہن میں آتا ہے۔ مثلاً جب ہم لفظ "آقا" بولتے ہیں تو اس کا مفہوم فوراً ہمارے ذہن میں آ جاتا ہے۔ اس کا ہمیں ترجمہ نہیں کرنا پڑتا۔ لیکن جب ہم مالک اور ماسٹر کہتے ہیں تو ذہن ان کا ترجمہ کرتا ہے۔ بیشک بعض الفاظ ایسے بھی ہیں جو غیر زبانوں کے ہیں اور وہ ہماری زبان میں استعمال ہوتے ہیں وہ جب بولے جائیں۔ تو ان کا مفہوم براہ راست ہمارے ذہن میں آ جائے گا۔ لیکن وہ الفاظ صرف محدود معنوں میں ہمارے ذہن میں آتے ہیں۔ مثلاً رب کا لفظ ہے۔ عربی میں اس کے معنے بہت وسیع ہیں۔ لیکن جب یہ لفظ اردو میں استعمال ہوگا تو محدود معنوں میں استعمال ہوگا۔ ان محدود معنوں میں ترجمہ کرنے کی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔ لیکن دوسرے معنوں میں جب یہ لفظ استعمال ہوگا۔ تو پھر ترجمہ کرنے کی ضرورت پیش آئے گی۔ جب یہ لفظ

وسیع معنوں میں

استعمال ہوتا ہے۔ تو پہلے ہم اس کے معنے ذہن میں لاتے ہیں اور پھر اس کا ترجمہ کرتے ہیں۔ اس کے بعد اسے دماغ کی لائبریری میں رکھا جاتا ہے۔ اسی طرح مالک کا لفظ ہے۔ عربی میں یہ بہت وسیع معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ اپنے مادے کے لحاظ سے یہ کئی کیفیتوں پر دلالت کرتا ہے۔ لیکن اردو زبان میں یہ لفظ محدود معنوں میں استعمال ہوتا ہے جب ان معنوں میں یہ لفظ استعمال ہوگا۔ تو ہمارے دماغ کو اس کا ترجمہ نہیں کرنا پڑے گا بلکہ اس کا مفہوم براہ راست ہمارے ذہن میں آ جائے گا۔ لیکن جب یہ دوسرے معنوں میں استعمال ہوگا۔ تو پہلے ہم اس کے معنے ذہن میں لائیں گے۔ اور پھر اس کا اپنی زبان میں ترجمہ کریں گے۔ اسی طرح رحمٰن ہے رحیم ہے۔ ان کا مفہوم بھی براہ راست ذہن میں نہیں آتا بلکہ دماغ اس کا پہلے ترجمہ کرتا ہے پھر وہ معنے دماغ کی لائبریری میں محفوظ ہو جاتے ہیں تم اپنے دل میں انہیں رکھ کے دیکھ لو۔ تمہیں ابھی پتہ لگ جائے گا کہ اس کے کیا معنے ہیں۔ اگر تم رب کا لفظ کہو۔ تو فوراً اس کے بعض معانی ہمارے ذہن میں آ جائیں گے۔ کیونکہ یہ لفظ اردو میں بھی استعمال ہوتا ہے لیکن رحمٰن کہو تو یہ فوراً ہمارے ذہن میں نہیں آئے گا۔ حالانکہ یہ لفظ ہم نے ہزاروں دفعہ استعمال کیا ہوگا۔ کیونکہ یہ لفظ ہماری زبان میں استعمال نہیں ہوتا۔ دماغ پہلے اس کا ترجمہ کرے گا۔ اسی طرح

غفور اور غفار کے الفاظ

ہیں یہ عام الفاظ ہیں۔ اور ہم انہیں اپنی زندگیوں میں ہزاروں بار استعمال کر چکے ہوں گے۔ لیکن ان کا مفہوم ہمارے ذہن میں فوراً نہیں آئے گا۔ ہمارے ذہن میں جو کچھ آئے گا وہ اس کا ترجمہ ہوگا۔ اور اس میں کچھ وقت لگے گا۔ خواہ وہ وقت سیکنڈ کا ہزارواں حصہ ہی کیوں نہ ہو۔ جیسے تصویر کے کیمرے ہوتے ہیں۔ بعض کیمرے سیکنڈ کے سویں حصہ میں تصویر کھینچ لیتے ہیں۔ پھر جو ان سے بڑے کیمرے ہوتے ہیں وہ سیکنڈ کے ہزارویں حصہ میں تصویر کھینچ لیتے ہیں۔ اور جو ہوائی جہازوں میں کیمرے ہوتے ہیں وہ تو ان سے بھی بہت بڑے ہوتے ہیں۔ بہرحال وقت ضرور لگے گا خواہ وہ کتنا ہی قلیل ہو۔ تم رحمٰن۔ رحیم۔ غفور یا ستار کا لفظ بولو۔ اور پھر تجربہ کر کے دیکھ لو۔ تمہیں یہ محسوس ہوگا کہ ان کے معنے سمجھنے پر وقت لگتا ہے۔ خواہ وہ وقت کتنا ہی قلیل ہو۔ لیکن جو الفاظ اردو زبان کے ہوں گے ان پر کوئی دقت نہیں لگے گا۔ اسی طرح جو

غیر زبانوں کے الفاظ

ہماری زبان میں مستعمل ہوتے ہیں۔ جنہیں ہم کثرت سے بولتے اور سنتے ہیں۔ وہ ہمارے دماغ میں براہ راست داخل ہو جاتے ہیں۔ لیکن وہی معنے ہمارے دماغ میں داخل ہوں گے۔ جن میں وہ ہماری زبان میں استعمال ہوتے ہیں۔ لیکن جن معنوں میں وہ ہماری زبان میں استعمال نہیں ہوتے۔ وہ چاہے کوئی ماہر زبان ہی کیوں نہ ہو ترجمہ ہو کر اس کے دماغ میں داخل ہوں گے۔ یہ محنت طلب بات ہے۔ خالی رب مالک۔ رحمٰن رحیم کہنے سے اس وقت تک کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ جب تک تم ترجمہ کر کے اسے اپنے ذہن میں دہراؤ گے نہیں تو وہ دماغ کی قلم پر آ جائیں گے اور ایک لفظ بار بار دماغ میں آنے کے بعد تصویر کا ایک حصہ بن جائے گا۔ اور پھر متعدد الفاظ سے

خدا تعالیٰ کی ایک تصویر

بن جائے گی۔ اور پھر اس تصویر سے [illegible] وجود سمجھ لیا جائے گا۔ خدا تعالیٰ کی کوئی صفت روحانی ہاتھ بنا دے گی۔ کوئی صفت روحانی کان بنا دے گی۔ کوئی صفت روحانی آنکھ بنا دے گی۔ اور اس طرح ایک تصویر بن جائے گی۔ بہرحال خدا تعالیٰ کی تصویر روحانی طور پر سامنے آ جائے گی۔ جس سے تم یہ سمجھو گے کہ

خدا تعالیٰ ایک حسین چیز ہے

اور جب تم سمجھو گے کہ خدا تعالیٰ ایک حسین چیز ہے۔ تو اس کی محبت خود بخود پیدا ہو جائے گی۔ اسی چیز کا نام ذکر الٰہی ہے اس کا رواج ہماری جماعت میں نہیں۔ [illegible]

لوگوں میں اس کا رواج ہے۔ مثلاً پیروں اور فقیروں کی جماعتوں میں اس کا رواج عام طور پر پایا جاتا ہے۔ لیکن انہوں نے اسے ایک کھیل بنا دیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ایک پیر کا واقعہ

سنایا کرتے تھے۔ وہ پیر شکار کا بہت شوقین تھا وہ ایک دن گھوڑے پر سوار ہو کر شکار کے لئے گیا۔ اور بڑی کوشش کے بعد اس نے ایک ہرن مارا۔ جب اس ہرن کو تیر لگا تو وہ تیز دوڑا۔ پیر صاحب نے اس کے پیچھے گھوڑا دوڑایا۔ آخر بڑی محنت کے بعد اسے پکڑنے میں کامیاب ہوئے۔ پیر صاحب کو غصہ تھا کہ میرا گھوڑا بہت تھک گیا ہے۔ جب وہ ہرن کو ذبح کرنے لگے۔ تو اپنے خیال میں وہ تکبیر کہہ رہے تھے۔ لیکن کہہ یہ رہے تھے۔ سودا تو نے میرا گھوڑا مار دتا۔ سودا تو نے میرا گھوڑا مار دتا۔ اس کا نام انہوں نے ذکر الٰہی رکھ لیا تھا حالانکہ وہ لفظوں میں بھی نہیں ہو رہا تھا۔ لیکن ان کی تسبیح چلی جا رہی تھی۔

میں نے پہلے بھی کئی دفعہ سنایا ہے کہ ہمارے ماموں

مرزا شیر علی صاحب

تھے۔ وہ ہماری سوتیلی والدہ کے بھائی تھے شاید میاں عزیز احمد صاحب کی دادی کے حقیقی بھائی یا قریبی رشتہ دار تھے۔ وہ قادیان میں آنے والوں کو ہمیشہ ورغلاتے رہتے تھے۔ اور کہا کرتے تھے۔ دیکھو میں مرزا صاحب کا قریبی رشتہ دار ہوں۔ میں بھی انہیں نہیں مانتا۔ مرزا صاحب نے دکان بنا رکھی ہے صرف دکان۔ مرزا شیر علی صاحب تسبیح خوب پھیرا کرتے تھے۔

مجھے خوب یاد ہے

کہ منکے پر منکا چلتا تھا۔ انہیں باغبانی کا شوق تھا۔ اس لئے انہوں نے ایک باغیچہ بنایا ہوا تھا۔ جس میں سارا دن کام کرتے رہتے تھے۔ جہاں آجکل دور الضعفاء ہیں۔ وہاں ان کا باغیچہ تھا۔ درختوں سے انہیں عشق تھا اس لئے جونہی کسی نے کسی درخت کو چھیڑا تو انہیں غصہ آیا۔ اور وہ اس کے پیچھے بھاگ پڑے۔ بچے شرارتیں کرتے ہیں۔ ہم تو بہت احتیاط کرتے تھے۔ کیونکہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے شدید مخالف تھے۔ لیکن دوسرے بچے انہیں چھیڑا کرتے تھے۔ مثلاً کوئی بیدانہ کا درخت ہے تو بچوں نے پتھر مارا۔ اس طرح بیدانہ آ گرا کرتا تھا۔ ماموں شیر علی صاحب نے جب بچوں کو پتھر مارتے دیکھا تو ان کے پیچھے بھاگے۔ اور گالیاں دینا۔ سؤر۔ بدمعاش۔ لیکن

تسبیح کے منکے

برابر چلتے جاتے تھے کہ انہوں نے تو تسبیح پر سو دفعہ خدا تعالےٰ کا نام لینا تھا۔ لیکن اس میں سے پچاس دفعہ تو انہوں نے سؤر اور بدمعاش کہہ دیا ہے۔ اب انہوں نے یہ طریق اختیار کیا ہوا تھا۔ لیکن اس کے یہ معنے نہیں کہ اصل ذکر الٰہی بھی چھوڑ دیا جائے۔ ہمارے ہاں

ذکر الٰہی کا رواج

نہیں۔ مسجد میں جاؤ تو وہاں آپس میں یہ گفتگو شروع ہوتی ہے۔ سنا ہے کہ آپ نے بھینس خریدی ہے۔ کیسی ہے کتنے کو لی۔ فلاں جگہ آپ نے جانا تھا گئے تھے یا نہیں۔ آپ کی ترقی کے معاملہ کا کیا بنا وغیرہ وغیرہ

مسجدوں میں خدا تعالےٰ کا نام لو۔ مالک کا نام لو۔ اور اس کی مالکیت کو ذہن میں لاؤ قدوس کا نام لو اور اس کی قدوسیت کو ذہن میں لاؤ۔ ستار کا نام لو۔ اور اس کی ستاریت کو ذہن میں لاؤ۔ اور غفور کا نام لو۔ اور اس کی غفوریت کو ذہن میں لاؤ۔ جب تم تصویر ہی نہیں کھینچو گے۔ تو خدا تعالےٰ کی محبت کس طرح پیدا ہوگی۔

محبت کیلئے ضروری ہے

کہ یا تو کسی کا وجود سامنے ہو۔ مثلاً اسلام نے یہ کہا ہے کہ جب تم شادی کرو۔ تو شکل دیکھ لو۔ اور جہاں شکل دیکھنی مشکل ہو وہاں تصویر دیکھی جا سکتی ہے۔ جب میری شادی ہوئی میری عمر چھوٹی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ڈاکٹر رشید الدین صاحب کو لکھا کہ لڑکی کی تصویر بھیجدیں۔ انہوں نے تصویر بھیجدی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وہ تصویر مجھے دے دی۔ میں نے جب کہا کہ یہ لڑکی مجھے پسند ہے۔ تب آپ نے میری شادی وہاں کی۔ پس بغیر دیکھنے کے محبت ہو کیسے؟ یہ تو

ایسی ہی چیز ہے

کہ خدا تعالےٰ تمہارے سامنے آئے اور تم آنکھوں پر ہاتھ رکھ لو۔ اور پھر کہو کہ خدا تعالےٰ کی محبت ہو جائے۔ وہ محبت ہو کیسے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک شعر ہے ؎

دیدار گر نہیں ہے تو گفتار ہی سہی
حسن و جمال یار کے آثار ہی سہی

یعنی کچھ تو ہو۔ اگر محبوب خود سامنے نہیں آتا تو اس کی آواز ہی سنائی دے۔ اس کے حسن کی کوئی نشانی تو نظر آئے۔ یہ تصویر ہے خدا تعالےٰ کی۔ رب۔ رحمٰن۔ رحیم مالک یوم الدین۔ ستار۔ قدوس۔ مومن۔ مہیمن سلام۔ جبار۔ اور قہار اور دوسری صفات الٰہیہ یہ نقشے ہیں جو ذہن میں کھینچے جاتے ہیں۔ جب متواتر ان صفات کو ہم ذہن میں لاتے ہیں اور ان کے معنوں کو ترجمہ کر کے ذہن میں بٹھا لیتے ہیں تو کوئی صفت خدا تعالےٰ کا کان بن جاتی ہے کوئی صفت آنکھ بن جاتی ہے۔ کوئی صفت ہاتھ بن جاتی ہے اور کوئی صفت دھڑ بن جاتی ہے اور یہ سب مل کر

ایک مکمل تصویر

بن جاتی ہے۔ یہ تصویر الفاظ سے نہیں بنتی بلکہ اس حقیقت سے بنتی ہے جو اس کے پیچھے ہے ان صفات کی تشریح کو دماغ میں لانے سے یہ دماغ کے اندر کھنچی جاتی ہے اور آہستہ آہستہ محبت الٰہی پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ کوشش کرنا کہ تصویر کو سامنے لائے بغیر محبت ہو جائے۔ یہ حماقت ہے۔ اللہ تعالےٰ کی تصویر کو سامنے لانے کا ذریعہ ذکر الٰہی ہے اور یہ قرآن کریم میں مذکور ہے اب اگر کوئی کہے کہ محبت الٰہی کا کوئی اور گر بتاؤ تو یہ بیوقوفی ہوگی۔ کسی شخص کو یہ بتایا جائے کہ تم ایک ٹانگ پر کھڑے ہو کر فلاں صاحب کا اتنی دفعہ ذکر کیا کرو۔ تو وہ کہے گا سبحان اللہ یہ کیا عمدہ گر ہے محبت الٰہی کے پیدا کرنے کا۔ لیکن اگر کہیں کہ ذکر الٰہی کرو تو وہ کہے گا یہ بھی کوئی گر ہے یا اگر کسی کو کہا جائے کہ سر کے بل لٹک کر فلاں ورد کیا کرو تو وہ خوش ہو جائے گا۔ لیکن اگر کہیں ستار۔ غفار۔ رحمٰن اور رحیم کا ورد کرو تو وہ کہے گا یہ تو پرانی بات ہے۔

غرض لوگ

سیدھا رستہ چھوڑ کر

ٹیڑھے رستے چلیں گے ان کی مثال ایسی ہی ہے جیسے کوئی منہ کی بجائے کان میں روٹی ٹھونسے اور کہے یہ پیٹ میں کیوں نہیں جاتی۔ کان میں روٹی ٹھونسنے سے وہ پیٹ میں نہیں جائے گی بلکہ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ مر جائے گا۔ اسی طرح محبت الٰہی بھی تصویر کو دیکھنے سے ہوتی ہے۔ اور جو شخص یہ کوشش کرتا ہے کہ بغیر تصویر کے محبت الٰہی پیدا ہو جائے وہ بے وقوف ہے ہزاروں بار۔ دیکھنے۔ پڑھنے اور سننے میں آیا ہے کوئی شخص گاربو یا کسی اور ایکٹریس پر عاشق ہو گیا حالانکہ گاربو یا وہ ایکٹریس اس نے دیکھی بھی نہیں ہوتی۔ سکرین پر شکل دیکھی اور اس پر لٹو ہو گیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ محبت صرف دیکھنے سے ہی پیدا نہیں ہوتی بلکہ اور تصویر دیکھنے سے بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور غیر مرئی چیز کی تصویر اس کی صفات ہوتی ہیں اگر کوئی

خدا تعالےٰ کی صفات

کو بار بار ذہن میں لاتے تو آہستہ آہستہ اس کا نقش بن جائے گا تم پانی یا ملائی کی برف بنانے ہو تو اس کو بار بار ہلاتے ہو کیا پہلے جھٹکے میں ہی برف بن جاتی ہے اس پر بہرحال وقت لگتا ہے اور بار بار ہلانے سے برف بنتی ہے۔ اسی طرح محبت الٰہی بار بار ذکر الٰہی کرنے سے پیدا ہوتی ہے ایک ایک، دو دو دفعہ ذکر الٰہی کرو گے یا غلط طور پر ذکر الٰہی کرو گے تو انجام کار تمہاری کوشش ضائع ہو جائے گی۔ لیکن اگر تم ٹھیک طور پر ذکر الٰہی کرو گے اور بار بار کرو گے تو اس سے

محبت الٰہی

پیدا ہوگی۔ صفات الٰہیہ کا بار بار دہرانا اور تواتر سے دہرانا اس سے خدا تعالےٰ کی تصویر بنتی ہے اور اس تصویر کی وجہ سے محبت پیدا ہوتی ہے خدا تعالےٰ کی تصویر کو نظر انداز کر کے غیر طبعی طور پر محبت الٰہی کو پیدا کرنا حماقت کی چیز ہے اور ایسے لوگ سر مار مار کر مر جاتے ہیں لیکن انہیں ملتا کچھ نہیں!

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق
مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ
سے خط و کتابت کریں،

[redacted]

خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع اور ہمارا فرض

جیسا کہ اعلان کیا جا چکا ہے کہ ہمارا اجتماع ۲۳-۲۴-۲۵ اکتوبر ۱۹۶۴ء کو ہوگا۔ انشاء اللہ العزیز۔ ہمارا اجتماع ایک قومی اجتماع ہے اس میں ہر خادم کو خود شامل ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے تا وہ اپنی زندگیوں کو اسلامی رنگ میں ڈھالنے کے لئے عملی تربیت حاصل کر سکیں۔

قائدین مجالس کوشش کریں کہ وہ ذاتی طور پر اجتماع میں شامل ہوں اور زیادہ سے زیادہ خدام کو اپنے ہمراہ لائیں۔ اگر کسی جائز مجبوری کے باعث کوئی قائد مجلس خود شامل نہ ہو سکے تو اپنی مجلس کے زیادہ سے زیادہ نمائندے ضرور بھجوا دے کوئی مجلس ایسی نہیں ہونی چاہیئے جس کی اجتماع میں نمائندگی نہ ہو

قائدین اضلاع و علاقائی سے بھی درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ کی مجالس کی پوری پوری نگرانی کریں کہ وہ اجتماع کے سلسلہ میں مرکزی ہدایات کی مکمل تعمیل کریں۔

(مہتمم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

شذرات

(شیخ خورشید احمد)

سیف کا کام قلم سے ہے دکھایا ہم نے

حضرت مسیح موعود (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تحریر فرمایا تھا۔

"ابتدائے اسلام میں دفاعی لڑائیوں اور جسمانی جنگوں کی اس لئے ضرورت پڑتی تھی کہ دعوت اسلام کرنے والے کا جواب ان دنوں دلائل و براہین سے نہیں بلکہ تلوار سے دیا جاتا تھا۔ اس لئے لاچار جواب الجواب میں تلوار سے کام لینا پڑا۔ لیکن اب تلوار سے جواب نہیں دیا جاتا بلکہ قلم اور دلائل سے اسلام پر نکتہ چینیاں کی جاتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے چاہا ہے کہ سیف (تلوار) کا کام قلم سے لیا جائے اور تحریر سے مقابلہ کرکے مخالفوں کو پست کیا جائے اس لئے اب کسی کو شایان نہیں کہ قلم کا جواب تلوار سے دینے کی کوشش کرے۔ ع

گر حفظ مراتب نہ کنی زندیقی

اس وقت جو ضرورت ہے وہ یقیناً سیف کی نہیں بلکہ قلم کی ہے۔ ہمارے مخالفین نے اسلام پر جو شبہات وارد کئے ہیں اور مختلف سائنسوں اور مکائد کی رو سے اللہ تعالیٰ کے سچے مذہب پر حملہ کرنا چاہا اس نے مجھے متوجہ کیا ہے کہ میں قلمی اسلحہ پہن کر اس سائنسی اور علمی ترقی کے میدان کارزار میں اتروں اور اسلام کی روحانی شجاعت اور باطنی قوت کا کرشمہ بھی دکھلاؤں"۔

(ملفوظات حصہ اوّل صفحہ ۵۹)

حضور علیہ السلام نے جب مندرجہ بالا ارشاد فرمایا تو آپ کی شدید مخالفت کی گئی اور یہ مشہور کیا گیا کہ نعوذ باللہ آپ جہاد کے منکر ہیں اور انگریزوں کے اشارہ پر مسلمانوں کی توجہ تلوار سے ہٹانے کے لئے آپ قلم کے جہاد کا ذکر کرتے ہیں۔ لیکن آہستہ آہستہ یہ امر واضح ہوتا چلا گیا کہ حضور علیہ السلام کا ارشاد حقیقت پر مبنی تھا چنانچہ اب احمدیت کے مخالف اخبارات میں بھی تلوار کی بجائے قلم کی اہمیت کا ذکر ہونے لگا ہے اور اس قسم کی نظمیں شائع ہونے لگی ہیں کہ:

عظیم شاعرو! دانش ورو! قلم کارو!
قلم اٹھاؤ کہ یہ وقت آزمائش ہے
دیئے جلاؤ کہ یہ وقت آزمائش ہے
ہمک کے بڑھتی ہوئی ظلمتوں کو للکارو
قلم سے جرأت پیکار بھی لرزتی ہے
قلم کی ضرب سے تلوار بھی لرزتی ہے
قلم کا نور بکھیرو! حیات کے پیارو
یہ تیغ بھی ہے سپر بھی عظیم فنکارو
یہ جنگ دانش و فن کی بھی دھار چاہتی ہے
یہ جنگ فکر و قلم کا وقار چاہتی ہے

(ایشیا ۲۲ اگست ۶۲ء)

ہمارے بھی ہیں مہرباں کیسے کیسے!

جب سے حکومت نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رسالہ "ایک غلطی کا ازالہ" پر سے پابندی اٹھائی ہے بعض مخالف حلقے عجیب و غریب طریق سے اس معاملہ پر غور کر رہے ہیں۔ مثلاً ہفت روزہ شہاب لاہور کے فاضل مدیر بہت غور کرنے اور سوچنے کے بعد آخر اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ:۔

دراصل اس رسالہ پر پابندی "قادیانیوں" نے خود لگوائی تھی تاکہ بعد میں جب یہ واگذار ہو تو اس کی وسیع اشاعت ہو سکے۔

ایک اور اخبار کو بھی یہ رائے بہت پسند آئی ہے کیونکہ اب اس نے بھی اس کی تائید کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:۔

"معلوم ہوتا ہے کہ کسی گوشہ میں کوئی ایسا مرزائی یا اس طائفہ کا ہم جلیس موجود ہے جو اس طریق سے مرزائیت کی تبلیغ کا باعث ہو رہا ہے۔ مرزائیوں نے اپنی کتابوں کے بیچنے بچوانے کا یہ ایک ہتھکنڈا ایجاد کیا ہے"۔

اگر سوچنے اور غور و فکر کرنے کا یہ ڈھنگ چل نکلا تو یقیناً بعض لوگ یہ کہتے ہوئے بھی حق بجانب ہوں گے کہ:۔

جن جماعتوں اور افراد پر ان دنوں پابندیاں عاید ہیں دراصل یہ بھی ان اصحاب نے از خود کوشش کرکے لگوائی ہیں۔ تاکہ عوام میں سستی شہرت حاصل ہو سکے۔

ہمارے متعلق جس انداز سے یہ اصحاب غور کر رہے ہیں اس پر ہم سوائے اس کے اور کیا کہہ سکتے ہیں۔ کہ ع

ہمارے بھی ہیں مہرباں کیسے کیسے

فریضہ تبلیغ اور اصلاح معاشرہ

پندرہ روزہ بصیرت لاہور فریضۂ تبلیغ کی اہمیت بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے:۔

ہمارے ہاں مصیبت یہ ہے کہ مبلغ اعظم کے ارشادات پر اتنا عمل نہیں جتنا ہونا چاہیئے۔ آپ کا ارشاد ہے۔

بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً وَ حَدِیْثًا۔

خواہ تم کو قرآن کی ایک آیت یا حدیث آتی ہو اس کو پھیلا دو۔ کون ہے جسے اسلام کا ایک حکم بھی نہ آتا ہو۔ مگر وہ کون ہے جو یہ نہیں سمجھتا کہ تبلیغ فریضۂ واعظ ہے اور واعظ شاذو نادر ہی اصلاح معاشرہ کی جانب متوجہ ہوتا ہے۔ اس کا سارا زور اختلافی عقائد کی نشر و اشاعت پر صرف ہو رہا ہے.........

...... ضرورت ہے کہ ہر پاکستانی مسلمان سنت تبلیغ کو زندہ کرے۔

(بصیرت ۱۶ اگست)

گو معاصر نے فریضۂ تبلیغ کا ذکر کرتے ہوئے غیر مسلموں میں تبلیغ کا ذکر نہیں کیا حالانکہ اس فریضہ کے اولین مخاطب وہی ہونے چاہئیں تاہم اصلاح معاشرہ بھی وقت کی ایک اہم ضرورت ہے۔ جس کی طرف جتنی بھی توجہ کی جائے کم ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا واعظین اس مشورہ پر کان دھریں گے؟

گذشتہ تجربہ تو یہی بتاتا ہے کہ یہ آواز صدا بصحرا ثابت ہوگی۔

الصَّدقۃ برھانٌ

تحریک جدید کے جلسے اس ارشاد نبوی کے آئینہ دار ہونے چاہئیں

تحریک جدید کے مالی جہاد کو کامیاب کرنے کے لئے جماعتوں میں جو جلسے منعقد کیئے جاتے ہیں ان کا لازمی نتیجہ یہ ہونا چاہیئے کہ مقامی دوستوں سے وصول اور ان کے معیار قربانی پر خوشگوار اثر پڑے کیونکہ مالی قربانی دراصل اس جوش اور محبت کی دلیل ہوا کرتی ہے جو انسان کسی سلسلہ کے لئے اپنے دل میں رکھتا ہے۔ اس کی مثال ہمیں مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے ایک جلسہ میں ملتی ہے ۳ 9/62 کو مسجد گولبازار ربوہ میں جلسہ تحریک جدید مکرم چوہدری عبد العزیز صاحب مہتمم مقامی کی کوششوں سے منعقد ہوا۔ بڑی ایمان افروز تقریریں ہوئیں۔ جلسہ کے معاً بعد محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے اپنے سابقہ چندہ میں یکصد روپیہ کا اضافہ فرمایا۔ آپ اس سلسلہ میں -/۱۸۰ (یکصد اسی) روپے پہلے ادا فرما چکے تھے۔ -/۱۰۰ روپیہ مزید ادا فرما دیا۔ اس طرح سامعین میں سے مکرم منیر الدین احمد صاحب۔ مبلغ مشرقی افریقہ نے -/۹۲ روپے نقد ادائیگی فرما دی۔ مکرم قادر بخش صاحب۔ مکرم مولوی محمد تقی صاحب نے علی الترتیب اپنے وعدوں پر -/۱۵ روپے اور دس (-/۱۰) روپے اضافہ فرمایا۔ جامعہ احمدیہ کے طلباء نے -/۱۴۰ روپے کے قریب پیش کر دیئے۔ قارئین الفضل دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور انہیں اپنی بے شمار نعمتوں سے نوازے اور آئندہ اس سے بھی بڑھ کر خدمت دین کی توفیق بخشے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

اطفال الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع

امسال اطفال الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع بمقام ربوہ میں ۲۳، ۲۴ اور ۲۵ اکتوبر کو منعقد ہو رہا ہے۔ پروگرام میں مندرجہ ذیل مقابلے ہوں گے۔

۱۔ ورزشی:۔ کبڈی۔ فٹ بال۔ اونچی چھلانگ۔ لمبی چھلانگ۔ دوڑ۔ رسہ کشی۔

۲۔ علمی:۔ تلاوت و حفظ قرآن کریم و نماز (۲) نظم خوانی (زبانی) (۳) مقابلہ اشعار۔ (۴) تقریر (۵) پیغام رسانی

نوٹ ۱:۔ امسال علمی مقابلے بھی ٹیم وار ہوں گے۔ پانچ افراد کی ٹیم ہونی چاہیئے۔ جماعتی پروگرام دس منٹ کا بنائے۔ جس میں تلاوت قرآن کریم۔ نظم۔ تقریر یا مکالمہ ہوگا۔ ضروری ہے کہ ساری چیزیں موضوع سے متعلق ہی ہوں۔ جو مندرجہ ذیل سے منتخب کر لیا جائے۔ نیز مضمون نویسی کے مقابلہ کے لئے بھی یہی عنوان ہوں گے۔

(۱) اطفال الاحمدیہ کی اہمیت اور پروگرام۔ (۲)۔ میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ (۳) اسلامی اخلاق۔ (۴) صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ (۵) میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔

نوٹ ۲۔ علمی اور ورزشی مقابلوں میں شامل ہونے والی ٹیمیں جلد از جلد مہتمم اطفال الاحمدیہ ربوہ کو اطلاع دیں۔ تا اجتماع کے پروگرام میں وقت کا تعین کر دیا جائے۔

نوٹ ۳۔ ایک ضلع سے صرف ایک ٹیم ہی مقابلوں میں حصہ لے سکے گی۔ قائدین اضلاع اس بارہ میں نگرانی فرمائیں۔ اور تیاری کروائیں۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

بشیر جنرل سٹور کیوں مشہور ہے؟

اس لئے

کہ عرصہ سات سال سے یہ ادارہ اہالیانِ ربوہ اور طلباء کی

بہترین خدمت کر رہا ہے

کالج اور سکول کی کتب اور آرائش و زیبائش کے جملہ سامان

میں

بشیر جنرل سٹور

گول بازار ربوہ

امتیازی حیثیت رکھتے ہیں

قرآن مجید

عکسی قرآن حمائلیں، باترجمہ اور بلا ترجمہ

بہر قلم سے لیکر بڑی تقطیع تک

تفسیریں، اور اد و ظیفہ - اور ہر قسم کی اسلامی کتابیں

مکمل فہرست منگوائیں

تاج کمپنی لمیٹڈ، پوسٹ بکس نمبر ۵۳۰ کراچی

نصرت رائٹینگ پیڈ

جس پر

الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ

کا بلاک پرنٹ شدہ ہے

ملنے کا پتہ

نصرت آرٹ پریس ربوہ

اعلان

بعض لوگ میرے پاس یہ شکایت لے کر آتے ہیں کہ منیر احمد منی ملازم طارق ٹرانسپورٹ کمپنی نے ہماری فلاں فلاں رقم دینی ہے۔ میں یہ اعلان کر کے سبکدوش ہوتا ہوں کہ اگر کسی دوست نے کوئی رقم منیر احمد منی کو کسی وجہ سے دی ہوئی ہے یا دیگا۔ وہ اپنی ذمہ داری پر دیگا۔ طارق ٹرانسپورٹ کمپنی اس کی واپسی کی ہرگز ہرگز ذمہ دار نہ ہوگی۔ اور نہ ہی کسی ایسی درخواست پر غور کریگی۔ جسمیں منیر احمد منی کے ساتھ لین دین کا ذکر ہوگا۔

(مرزا منیر احمد مینجنگ ڈائریکٹر طارق ٹرانسپورٹ کمپنی)

مرضِ اٹھرا کی مشہور اور کامیاب دوا

حبوب مفید اٹھرا

قیمت فی شیشی پانچ روپے

مکمل کورس پندرہ روپے

مکمل فہرست ادویات طلب کریں

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گول بازار - ربوہ

نادر موقع

زرخیز اراضی برائے فروخت

نادر موقع

ضلع شیخوپورہ کے علاقہ میں اراضی فوری طور پر برائے فروخت ہے۔ پیداوار اعلیٰ درجہ کا چاول۔ گندم۔ کپاس۔ گنا۔ مسور وغیرہ۔ رقبہ تقریباً ۲۶ ایکڑ واقعہ موضع ہردو لدھیکے تحصیل شاہدرہ۔

تفصیل کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

شیخ خلیل الرحمان ۲/۱۳۵ - G.P.E.C.H.S. کراچی ۲۹

ہمیشہ

اپنی

طارق ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ

کی

آرام دہ بسوں پر سفر کیجئے

(جنرل مینجر)

امریکہ سے مراجعت اور درخواست دعا

میرا چھوٹا بھائی ڈاکٹر ملک مسعود احمد حال ہی میں امریکہ میں دو سال قیام کے بعد واپس آیا ہے۔ اس عرصہ میں اس نے پولٹری سائنس میں ایم ایس سی کی ڈگری امتیاز کے ساتھ حاصل کی ہے احباب جماعت دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو دین و دنیا کے اعتبار سے دیگر کامیابیوں سے نوازے۔ اور اس کا واپس آنا احمدیت اور ہمارے خاندان کے لئے برکت کا موجب ہو۔ آمین۔

(ملک محمد احمد پی اے ایف سرگودھا)

تصحیح:- الفضل مورخہ ۶/۹/۶۲ میں شائع شدہ ایک وصیت ۱۷۴۳۰ میں نام غلط شائع ہو گیا ہے۔ اصل نام امۃ المجید زوجہ محمد عبد المجید ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے (مینیجر)

نصرت انڈسٹریل سکول ربوہ

۱۵ ستمبر کو کھل گیا

طالبات نصرت دستکاری سکول ربوہ کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ تعطیلات ۱۴ ستمبر ۱۹۶۲ء کو ختم ہو چکی ہیں اور ۱۵ ستمبر سے باقاعدہ طور پر سکول کھل گیا ہے جو طالبات ابھی تک نہیں آئیں انہیں چاہیئے کہ سکول حاضر ہو جائیں۔

نیا داخلہ بھی شروع ہے۔ انٹرویو کے لئے ۷ بجے صبح کا وقت مقرر ہے۔

ہیڈ مسٹرس نصرت دستکاری سکول ربوہ

ھو الشافی

نہایت مفید اور خوش مزا

تریاق جگر (فولاد کا نہایت مفید مرکب)

جگر کی خرابی، ضعف معدہ، انتڑیوں کی کمزوری خون کی کمی۔ دل کی دھڑکن۔ تبخیر معدہ، بدہضمی، نفخ اور قبض کے لئے تریاق ہضم اور جسم کو طاقت دینیوالا اکسیر ہے

قیمت کورس پانچ روپے

دیرینہ بیمار جوابی چٹھی کے ذریعہ اپنی حقیقت لکھیں مفید مشورہ دیا جائے گا۔

احمدیہ دواخانہ متصل ٹی آئی پرائمری سکول ربوہ

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (مینیجر)

مذہبی کتب

اردو - عربی اور انگریزی زبانوں میں خریدنے کیلئے ہمیشہ ہمیں یاد رکھیں

اورینٹل اینڈ ریلیجیس پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ۔ گول بازار - ربوہ

"خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ گنتے ہوئے آگے قدم بڑھاتے جاؤ" (المصلح الموعود)

پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی

اب خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ اپنے کرم فرماؤں کے لئے گوجرانوالہ کے علاوہ لاہور اور لائل پور کے لئے اعلیٰ عمدہ اور نئی بسیں چلا رہی ہے احباب با اخلاق عملہ کی خدمات اور اعلیٰ سروس سے فائدہ اٹھائیں اور اپنی کمپنی کی حوصلہ افزائی فرمائیں

ٹائم ٹیبل حسب ذیل ہے

از سرگودھا برائے لاہور

۱ — ۱۵-۴ بجے صبح
۲ — ۱۵-۵ " "
۳ — ۴۵-۶ " "
۴ — ۴۵-۲ بعد دوپہر

از سرگودھا برائے گوجرانوالہ

۱ — ۴ بجے صبح
۲ — ۳۰-۸ " صبح
۳ — ۳۰-۱ بعد دوپہر

از لاہور برائے لائل پور

۱ — ۳۰-۷ بجے صبح
۲ — ۳۰-۱ بعد دوپہر

از لاہور برائے سرگودھا

۱ — ۳۰-۷ بجے صبح
۲ — ۱۵-۱۱ قبل دوپہر
۳ — ۱۰-۱۲ بعد دوپہر
۴ — ۴۵-۱

از گوجرانوالہ برائے سرگودھا

۱ — ۳۰-۸ بجے صبح
۲ — ۱۰-۱ بعد دوپہر
۳ — ۰-۶ شام

از لائل پور برائے لاہور

۱ — ۰۰-۹ بجے صبح
۲ — ۰۰-۳ بجے شام

چوہدری محمد نواز مینیجنگ ڈائریکٹر
پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ

رشید اینڈ برادرز سیالکوٹ

نئے ماڈل کے پوٹھے

بلحاظ اپنی خوبصورتی مضبوطی تیل کی بچت اور افراط حرارت دنیا بھر میں بے مثال ہیں

اپنے شہر کے ہر ڈیلر سے طلب کریں

تریاق چشم رجسٹرڈ کی اعجازی تاثیر

میں خود بھی حیران ہوں اور نہ ہی موجد کا دعویٰ ہے مگر لوگ کہتے ہیں کہ آپ کا سرمہ تریاق چشم بیس سالہ ککرے تین چار دن میں ختم کر دیتا ہے۔ چوہدری نصیر احمد صاحب گوٹھ احمدیہ ضلع تھرپارکر سندھ بھی ڈاکٹر اور حکیم بھی بار بار اپنے دواخانہ میں مریضان چشم کے لئے منگواتے ہیں چنانچہ ڈاکٹر حبیب اللہ خاں صاحب آف ملتان تحریر فرماتے ہیں پانچ تولہ تریاق چشم بذریعہ وی پی ارسال فرما دیں۔ پھر سید طہٰم صاحب الہندی لوٹی ضلع مردان تحریر فرماتے ہیں ۱۲ شیشیاں تریاق چشم بذریعہ وی پی ارسال فرما دیں۔ اب آپ خود ہی غور فرمائیں کہ اس سے بڑھ کر مریضان چشم کے لئے اور کیا یقینی شہادت ہو سکتی ہے تریاق چشم ایک نباتاتی مرکب ہے جو ککروں کو زائل کرتا ہے سرخی کو اندر ہو یا باہر کاٹ دیتا ہے۔ زخم۔ خارش۔ دھند۔ گید۔ گوانہ۔ نزلی روشنی میں آنکھ نہ کھلنا اور مطالعہ سے محروم رہنا سب کے لئے بے حد مفید ہے چالیس سال کے دوران میں اسسٹنٹ کیمیکل اگزیمنر صاحب اور دیگر امور ڈاکٹروں اور اعلیٰ تعلیم یافتہ طبقہ سے امتیازی سرٹیفکیٹ حاصل کر چکا ہے خدمت خلق کے پیش نظر قیمت وہی ہے جو چالیس سال پہلے مقرر کی گئی تھی۔ قیمت ۵ روپے تولہ۔ نوٹ اب کوئی صاحب سابقہ پتہ گڑھی شاہدولہ صاحب ضلع گجرات پر آرڈر نہ بھیجیں

المشتہر:- مرزا محمد شریف مینیجر تریاق چشم جو پاہی مصنف نز د سول ہسپتال چنیوٹ ضلع جھنگ

جملہ حقوق محفوظ ہیں

خوبصورتی بڑھانے کیلئے طبی تحفے

بالوں کے لئے	زلف دراز	۳ روپے
آنکھوں کے لئے	نین سنوار	۲ "
دانتوں کے لئے	دانت صفا	۲ "
چہرے کے لئے	روپ نکھار	۳ "

حکیم مخدوم الطاف احمد۔ اکمل الطب والجراحت
دواخانہ فضل میانی۔ ضلع سرگودھا۔

بدوملہی کے احباب

الفضل کا تازہ پرچہ

مکرم خواجہ عبدالغنی صاحب بٹ
ایجنٹ روزنامہ الفضل
بدوملہی ضلع سیالکوٹ
سے حاصل کریں۔

عمارتی لکڑی

ہمارے ہاں عمارتی لکڑی۔ دیار۔ کیل۔ پڑتل چیل کافی تعداد میں موجود ہے
ضرورت مند احباب ہمیں خدمت کا موقعہ دے کر مشکور فرمائیں،

گلوب ٹمبر کارپوریشن۔ ۲۵ نیو ٹمبر مارکیٹ لاہور

ستار ٹمبر سٹور ۹ فیروز پور روڈ لاہور ★ لائل پور ٹمبر سٹور الجاہ روڈ لائل پور فون

۳۸۰۸

ہمدرد نسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں۔ مکمل کورس انیس روپے

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

کراچی ۱۵ ستمبر: کل یہاں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ صدر محمد ایوب خان نے روس کا دورہ کرنے کے لئے روسی حکومت کی دعوت منظور کر لی ہے اعلان میں کہا گیا ہے کہ صدر ایوب نے مجوزہ دعوت منظور کر لیا ہے صدر کے دورہ روس کی تاریخ کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔ یاد رہے کہ صدر ایوب عوامی جمہوریہ چین کا دورہ کرنے کی دعوت پہلے ہی قبول کر چکے ہیں۔ صدر ایوب روس کا دورہ کرنے والے پہلے پاکستانی سربراہ مملکت ہوں گے۔

کراچی ۱۵ ستمبر صدر نے کل ملک کے علماء سے اپیل کی ہے کہ وہ لوگوں کو اسلام کے فلسفہ سے آگاہ کریں۔ اسلامی فلسفہ کی نشر و اشاعت کے لئے کام کریں۔ اور لوگوں کو بتائیں کہ وہ موجودہ زمانہ میں اپنی زندگیوں کو اسلامی اصولوں کے مطابق کس طرح بنا سکتے ہیں۔ صدر نے کل ایوان صدر میں دکلاء، تاجروں، صنعت کاروں، سیاستدانوں اور خواتین کے وفود سے بھی ملاقاتیں کیں۔ خواتین کے وفد سے صدر نے کہا خواتین کو ہمارے معاشرے میں ایک اہم کردار ادا کرنا ہے اس لئے انھیں ملکی عوام کی بھلائی کے لئے سوشل ورک پروگرام پر عمل کرنا چاہیئے۔ خواتین کے اس وفد نے صدر کو ایک سپاسنامہ پیش کیا جس میں صدر ایوب کی قیادت کو خراج تحسین پیش کیا گیا۔ تمام وفود نے صدر کو یقین دلایا کہ آئندہ صدارتی انتخابات میں ان کی حمایت کی جائے گی۔

مظفر آباد ۱۵ ستمبر۔ یہاں آمدہ اطلاعات کے مطابق مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوجیوں نے گزشتہ دو روز کے دوران جنگ بندی لائن کی گیارہ خلاف ورزیاں کیں اور آزاد کشمیر کے مجاہدین سے بھارتی فوجیوں کی جھڑپوں کے دوران بھارت کے چودہ فوجی ہلاک ہو گئے ان اطلاعات کے مطابق آزاد کشمیر کے دو شہری جن میں ایک چھ ماہ کا بچہ بھی شامل ہے اور دو عورتیں بھارتی فوجیوں کی مسلسل فائرنگ سے مجروح ہو گئیں۔

نئی دہلی ۱۵ ستمبر۔ بھارت کے وزیر اعظم مسٹر لال بہادر شاستری نے کل لوک سبھا میں اعلان کیا ہے کہ بھارت ایک سال کے اندر تفصیلی طور پر وہ تمام معلومات حاصل کر سکتا ہے جو ایٹم بم بنانے کے لئے ضروری ہیں وزیر اعظم شاستری نے اعتراف کیا کہ ایٹم بم کی تیاری کے لئے پلاٹینم ایک بنیادی جز ہے اور یہ بھارت میں تیار کیا جا رہا ہے۔ تاہم انھوں نے وضاحت کی کہ بھارت اس وقت ایٹم بم کی تیاری کے لئے کوئی کوشش نہیں کر رہا ہے۔ یاد رہے کہ آج سے کچھ عرصہ قبل بھارت کے اخبار اسٹیٹسمین نے اطلاع دی تھی کہ بھارت اٹھارہ ماہ کے اندر ایٹم بم بنا سکتا ہے اور بمبئی کے قریب کینیڈا کی مدد سے ٹارا پور کا جو ایٹمی مرکز تعمیر کیا گیا ہے وہ پلاٹونیم تیار کر رہا ہے اس پر کینیڈا نے وضاحت کی تھی معاہدہ کے تحت بھارت پلاٹونیم سے ایٹم بم تیار نہیں کر سکتا۔ بھارتی حکومت نے ان خبروں پر کوئی وضاحتی بیان جاری نہیں کیا تھا۔ ایٹم بم کی تیاری کے بارے میں بھارتی وزیر اعظم کا یہ پہلا بیان ہے جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ بھارت اپنے دعووں کے باوجود در پردہ ایٹم بم تیار کرنے میں مصروف ہے

سائیگاؤں ۱۵ ستمبر۔ جنوبی ویٹ نام میں جنرل کھان کی حکومت کے خلاف جو فوجی انقلاب آیا تھا وہ ختم ہو گیا ہے اور جنرل کھان نے دوبارہ اقتدار سنبھال لیا ہے۔ باغی لیڈروں نے پھر وفاداری کا اعلان کر دیا ہے اور اپنے یونٹوں کو بارکوں میں واپس جانے کا حکم دے دیا ہے انقلاب کی ناکامی کی وجہ باغی فوجیوں سے ہوائی فوج کا عدم تعاون بتائی جاتی ہے کہا جاتا ہے کہ کل جب باغی فوجوں نے انقلاب برپا کر کے سائیگاؤں کے ریڈیو سٹیشن پر قبضہ کر لیا تو ہوائی فوجیں بدستور جنرل کھان کی وفادار رہیں۔ اور انھوں نے باغیوں سے تعاون نہ کیا۔

پیکنگ ۱۵ ستمبر شمالی ویت نام کے سمندروں میں امریکی بحری بیڑے کی مشکوک سرگرمیوں اور امریکہ کے کسی متوقع جارحانہ حملہ کے پیش نظر شمالی ویت نام میں زبردست فوجی تیاریاں شروع ہو گئی ہیں ہنوئی سے آمدہ ایک اطلاع کے مطابق جمہوریہ شمالی ویت نام کے مزدوروں۔ کسانوں طلباء اور طالبات کو فوجی تربیت دی جا رہی ہے اور عوام کو ہر قسم کے ہنگامی حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار کیا جا رہا ہے۔ جمہوریہ کی مسلح افواج نے جنگی مشقیں شروع کر دی ہیں اور ہنوئی کے قریب مصنوعی جنگ لڑی جا رہی ہے،

حیدر آباد ۱۵ ستمبر — وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے کہا ہے کہ بھارت کی فوجی طاقت میں اضافہ سے پاکستان کی سلامتی کو خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ آپ نے بتایا کہ بھارت کا فوجی بجٹ ایک ارب اسی کروڑ روپے سے بڑھ کر نو ارب روپے تک پہنچ گیا ہے اس کے علاوہ دو بڑی طاقتیں بھی دل کھول کر امداد دے رہی ہیں۔ وزیر خارجہ گزشتہ رات ڈویژنل مسلم لیگ کے زیر اہتمام ایک جلسہ عام سے خطاب کر رہے تھے۔ آپ نے کہا کہ بھارت کشمیر پر اپنا غیر قانونی قبضہ جاری رکھنا چاہتا ہے اور اس کی فوجی طاقت نے وادی کشمیر کے چالیس لاکھ عوام کو حق خود ارادیت سے محروم کر رکھا ہے۔

آپ نے کہا کہ بھارت کو چینی حملہ کا کوئی خطرہ درپیش نہیں کیونکہ چین نے جنگ بندی کا یکطرفہ اعلان کر کے اپنی فوجیں سرحد سے واپس بلا لی ہیں۔ آپ نے "اللہ اکبر"، "پاکستان زندہ باد" اور "ذوالفقار علی بھٹو" کے فلک شگاف نعروں کے درمیان اعلان کیا کہ بھارت اپنی فوجی طاقت سے کشمیری عوام کو زیادہ دیر تک غلام نہیں رکھ سکتا مجھے مکمل یقین ہے کہ کشمیری جلد ہی اپنی آزادی حاصل کر لیں گے۔

● لاہور ۱۵ ستمبر — مقامی ایڈووکیٹ اور قومی جمہوری محاذ کے لیڈر میاں محمود علی قصوری نے آج قومی اسمبلی کے رکن مولانا فرید احمد کی گرفتاری کے خلاف ہائیکورٹ میں رٹ درخواست دائر کر دی ہے۔ ہائیکورٹ کے ڈویژن بنچ مشتمل بر مسٹر جسٹس شیخ انوار الحق اور مسٹر جسٹس ملک عبد الحمید آج (۱۵ ستمبر) اس درخواست کی سماعت کرے گا۔

● کراچی ۱۵ ستمبر — گزشتہ ہفتے میر پور ماتھیلو میں دھاور پولیس نے پانچ افراد کو گرفتار کر لیا اس سے پہلے ایک مشتعل ہجوم نے سات ان طبوں کی دکانیں لوٹ لیں جس سے شہر میں صورت حال بڑی سنگین ہو گئی اور ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کو مزید پولیس لے کر شہر میں جانا پڑا۔

● نئی دہلی ۱۵ ستمبر — معلوم ہوا ہے کہ بھارت کے وزیر خارجہ سردار سورن سنگھ کے دورہ پاکستان کی تاریخ کا اعلان عنقریب کر دیا جائے گا۔ یہ اعلان کولمبو سے ان کی واپسی کے بعد کیا جائے گا۔ سردار سورن سنگھ لنکا کا دورہ مکمل کرنے کے بعد آج یہاں پہنچ رہے ہیں بھارتی وزیر خارجہ کو دورہ پاکستان کی دعوت وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے دی ہے یہ دعوت اس مقصد کے لئے دی گئی ہے کہ وزارتی سطح پر بات چیت کے بعد صدر ایوب اور مسٹر شاستری کی ملاقات کے لئے راہ ہموار کی جائے

● سنگاپور ۱۵ ستمبر — بی بی سی کی اطلاع کے مطابق برطانوی جیٹ طیاروں نے آج بھی پوری شدت کے ساتھ انڈونیشی چھاپہ ماروں پر راکٹ اور بم گرانے کا سلسلہ جاری رکھا چند چھاپہ مار گرفتار کر لئے گئے ہیں

درخواستِ دعا

۱۔ مکرم شیخ کظیم الرحمٰن صاحب ۲۸ اگست سے بیمار ہیں۔ مزید بر آں ۷ ستمبر سے تو فی پیچش کی تکلیف بھی ہو گئی ہے دل میں بھی تکلیف ہو جاتی ہے۔ کمزور بہت ہو گئے ہیں۔ بزرگانِ سلسلہ اور احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے،

خاکسار جلال الدین کارکن
نظارت اصلاح و ارشاد

۲۔ چوہدری عبد الحمید صاحب جیکم جو فضلِ عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں کی حالت تشویشناک ہے۔ ہر وقت بے ہوش رہتے ہیں۔ درویشان قادیان بزرگانِ سلسلہ اور دیگر احباب سے درخواست ہے کہ انکی کامل شفایابی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

(عبد الوسیم خان کاٹھ گڑھی)

اعلان

احباب کرام کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ موسمی حالات کی بنا پر ٹاؤن کمیٹی ربوہ نے فوری طور پر ہیضہ کے ٹیکے لگانے کا فیصلہ کیا ہے۔ ٹیکے دفتر ٹاؤن کمیٹی میں صبح ۷½ بجے سے ۱۲ بجے دوپہر تک ہر روز ہوں گے۔ احباب کو چاہیئے کہ گھر کے ہر چھوٹے بڑے کو ٹیکہ کرائیں۔

(سیکرٹری ٹاؤن کمیٹی ربوہ)

احمدیہ ہوسٹل لاہور

درخواستیں برائے داخلہ بنام سپرنٹنڈنٹ احمدیہ ہوسٹل کوٹھی ۲۶ بلاک بی۔ گلبرگ نمبر ۲ لاہور بسفارش مقامی امیر یا پریذیڈنٹ ارسال ہوں احمدی کالجیٹ طلبہ لاہور اور ان کے والدین توجہ فرمائیں اور اپنے ہوسٹل کے دینی ماحول سے فائدہ اٹھاویں۔

(ناظر تعلیم)

مجالس انصار اللہ ربوہ، چنیوٹ اور احمد نگر کے لئے اطلاع

مجالس انصار اللہ ربوہ۔ چنیوٹ اور احمد نگر کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ محترم صدر صاحب انصار اللہ مرکزیہ کی منظوری سے ۱۶ ستمبر بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں ۷ بجے سے ۸½ بجے تک تمام انصار مجالس مذکورہ کا تربیتی اجتماع کیا جا رہا ہے زعماء صاحبان کو چاہیئے کہ اپنے اپنے حلقہ کے انصار کو ساتھ لے کر تاریخ مذکورہ کو نماز مغرب مسجد مبارک میں ادا کریں اور بعد نماز جلسہ میں شمولیت فرمائیں۔

(زعیم اعلیٰ انصار اللہ ربوہ)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴